ارشاد ربانی:

یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا وَّ دَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا

(سورۃ الاحزاب 33 / 46)

اے (غیب کی خبریں دینے والے) نبی بے شک ہم نے آپ کو (احوال امت) کا مشاہدہ کرنے والا خوشخبری دینے والا ڈر سنانے والا، اللہ کی طرف سے اسکے حکم سے بلانے والا اور منور کرنے والا آفتاب بنا کر بھیجا

ارشاد ربانی:

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ

(سورۃ نور 24 / 36)

شمع دل مشکوۃ تن، سینہ زجاجہ نور کا
تیری صورت کے لیے آیا ہے سورہ نور کا

نعت شریف

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی

اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی
دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی

بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں
شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی

جس کے تلووں کا دھوون ہے آب حیات
ہے وہ جان مسیحا ہمارا نبی

قرنوں بدلی رسولوں میں ہوتی رہی
چاند بدلی کا نکلا ہمارا نبی

غمزدوں کو رضا مژدہ دیجئے کہ ہے
بیکسوں کا سہارا ہمارا نبی

نجدیت نامہ

مولانا حسن رضا خاں بریلوی

برادر مکرم اعلیٰ حضرت

نجدیا سخت ہی گندی ہے طبیعت تیری
کفر کیا شرک کا فُضلہ ہے نجاست تیری

خاک منہ میں تیرے کہتا ہے کسے خاک کا ڈھیر
مٹ گیا دین ملی خاک میں عزت تیری

تیرے نزدیک ہوا کذب الٰہی ممکن
تجھ پہ شیطان کی پھٹکار یہ ہمت تیری

بلکہ کذاب کیا تو نے تو اقرار وقوع
اُف رے ناپاک یہاں تک ہے خباثت تیری

علمی شیطاں کا ہوا علمی نبی سے زائد
پڑھوں لاحول نہ کیوں دیکھ کہ صورت تیری

بزم میلاد ہو کانا کے جنم سے بدتر
ارے اندھے ارے مردود یہ جرات تیری

علم غیبی میں مجانین و بہائم کا شمول
کفر امیز جنوں زا ہے جہالت تیری

یاد خر سے ہو نمازوں میں خیال انکا برا
اف جہنم کے گدھے اف یہ خرافت تیری

انکی تعظیم کرے گا نہ اگر وقت نماز
ماری جائے گی تیرے منہ پہ عبادت تیری

ہے کبھی بوم کی حلّت تو کبھی زاغ حلال
جیفہ خوری کہیں جاتی نہیں عادت تیری

کھلے لفظوں میں کہے قاضی شوکاں مددے
یاعلی سن کے بگڑ جائے طبیعت تیری

تیری اٹکے تو وکیلوں سے کرے استمداد
اور طبیبوں سے مدد خواہ ہو علت تیری

ہم جو اللہ کے پیاروں سے اعانت چاہیں
شرک کا چرک اگلنے لگی ملّت تیری

عبدوہاب کا بیٹا ہوا شیخ نجدی
اس کی تقلید سے ثابت ہے ضلالت تیری

اسی مشرک کی ہے تصنیف کتاب التوحید
جس کے ہر فقرہ پہ مہر صداقت تیری

ترجمہ اسکا ہوا تقویۃ الایماں نام
جس سے بے نور ہوئی چشم بصیرت تیری

واقفِ غیب کا ارشاد سناؤں جس نے
کھول دی تجھ سے بہت پہلے حقیقت تیری

زلزلے نجد میں پیدا ہوں فتن برپا ہوں
یعنی ظاہر ہو زمانے میں شرارت تیری

ہو اسی خاک سے شیطاں کی سنگت پیدا
دیکھ لے آج ہے موجود جماعت تیری

سر منڈے ہونگے تو پاجامے گھٹنے ہونگے
سر سے پا تک یہی پوری ہے شباہت تیری

اِدّعا ہوگا حدیثوں پہ عمل کرنے کا
نام رکھتے ہے یہی اپنا جماعت تیری

انکے اعمال پہ رشک آئے مسلمانوں کو
اس سے تو شاد ہوئی ہوگی طبیعت تیری

لیکن اترے گا نہ قرآن گلوں سے نیچے
ابھی گبھرا نہیں باقی ہے حکایت تیری

نکلیں گے دین سے یوں جیسے نشانہ سے تیر
آج اس تیر کی نخچر ہے سنگت تیری

اپنی حالت کو حدیثوں سے مطابق کرلے
آپ کھل جائے گی پھر تجھ پہ خباثت تیری

چھوڑ کر ذکر تیرا اب ہے خطاب اپنوں سے
کہ ہے مبغوض مجھے دل سے حکایت تیری

میرے پیارے میرے اپنے میرے سنی بھائی
آج کرنی ہے مجھے تجھ سے شکایت تیری

تجھ سے جو کہتا ہوں تو دلسے سن انصاف بھی کر
کرے اللہ کی توفیق حمایت تیری

گر تیرے باپ کو گالی دے کوئی بے تہذیب
غصہ آئے ابھی کچھ اور حالت تیری

گالیاں دیں انہیں شیطان لعیں کے پیرو — جنکے صدقے میں ہے ہر دولت و نعمت تیری

جو تجھے پیار کریں جو تجھے اپنا فرمائیں — جن کے دل کو کرے بے چین اذیت تیری

جو تیرے واسطے تکلیفیں اٹھائیں کیا کیا — اپنے آرام سے پیاری جنہیں صورت تیری

جاگ کر راتیں عبادت میں جنہوں نے کاٹیں — کس لیے؟ اس لیے کٹ جائے مصیبت تیری

حشر کا دن نہیں جس روز کسی کا کوئی — اس قیامت میں جو فرمائیں شفاعت تیری

انکے دشمن سے تجھے ربط رہے میل رہے — شرم اللہ سے کرے کیا ہوئی غیرت تیری

تو نے کیا باپ کو سمجھا ہے زیادہ ان سے — جوش میں آئی جو اس درجہ حرارت تیری

انکے دشمن کو اگر تو نے نہ سمجھا دشمن — وہ قیامت میں کریں گے نہ رفاقت تیری

انکے دشمن کا جو دشمن نہیں سچ کہتا ہوں — دعویٰ بے اصل ہے جھوٹی ہے محبت تیری

بلکہ ایمان کی پوچھے تو ہے ایمان یہی — ان سے عشق انکے عدو سے ہو عداوت تیری

اہلسنت کا عمل تیری غزل پر ہو حسن

جب میں جانوں کہ ٹھکانے لگی محنت تیری

نبی کریم ﷺ کے چچا جان حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی موجودگی میں ذکر میلاد پر مشتمل قصیدہ پڑھا تو آپ ﷺ نے ان کو دعا سے نوازا

مندرجہ ذیل اشعار بھی اسی قصیدہ سے ہیں۔

وَ اَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ — وَضَاءَتْ بِنُوْرِکَ الْاُفُقُ

فَنَحْنُ فِیْ ذٰلِکَ الضِّیَاءِ وَفِی النُّوْرِ — وَسُبُلِ الرَّشَادِ نَخْتَرِقُ

جب آپ ﷺ کی ولادت ہوئی تو زمین جگمگا اٹھی اور آفاق آپ ﷺ کے نور سے روشن ہو گئے

ہم اسی روشنی، نور اور ھدایت کی راہوں پر چل رہے ہیں۔

(المستدرک علی الصحیحین، رقم الحدیث: 5417)

وجہ تالیف:

قارئین کرام اللہ اور اسکے رسول ﷺ کے دشمنوں نے اللہ کے پسندیدہ دین اسلام کو کبھی قبول کیا اور نہ ہی کبھی پسند کیا، ہر وقت یہ تمام طاغوتی طاقتیں اکٹھا ہو کر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف زور آزمائی کر رہی ہیں۔

وہ الگ بات کہ انشاء اللہ ہر بار منہ کی کھائیں گے، یہ اسلام دشمن اچھے سے جانتے ہیں عروہ بن مسعود جب ایمان نہیں لائے تھے تو ایک غزوہ کے موقع پر یہ مشاہدہ کر کے حیران ہو گئے۔

جس محمد عربی ﷺ کا لعاب مبارک زمین پر صحابہ کرام نہیں جانے دیتے تو اس نبی مکرم ﷺ تک اپنی حیات مین تلوار کیسے جانے دیں گے۔

بس وہ اسلام دشمن سب یہی چاہتے ہیں کہ کسی طرح مسلمانوں کے دل سے نبی کریم ﷺ کی محبت کو نکال دیں

یہ فاقہ کش جو موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روح محمد ﷺ اس کے بدن سے نکال دو

اسی لیے اسلام دشمن اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی مخالفت میں کبھی شرک اور کبھی بدعت جیسے بدبودار ہوا چلا کر مسلمانوں کے دلوں میں وہم ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں، تا کہ مسلمان آداب ،محبت، عقیدت اور عشق مصطفٰی ﷺ کے معاملے میں شک وشبہ کا شکار ہو کر ایمان کے ان

فرض امور کو جنہیں قرآن مجید (وتعزروا وتوقروا) کے الفاظ سے ذکر کرتا ہے اسے شرک بدعت سمجھ کر اللہ کے محبوب ﷺ اور ان کے لائے ہوئے دین سے دور ہو جائیں،

اس رسالہ کو شائع کروانے کا اب مقصد یہ ہے جو زندگی باقی ہے طاغوتی طاقتوں کے مقابلے میں گزر جائے

حضرت علامہ مولانا پیر سید طیب وقار حسین شاہ بخاری نقشبندی
آستانہ عالیہ منڈیالہ شریف

پڑھتا جا شرماتا جا:

پنجتنی نسبت سے پانچ دلائل باطل کے منہ پر طمانچہ:

تحقیق و دلائل:

خادم مسلک اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوصلاح الدین
مفتی محمد ربنواز امین چشتی سیالوی
خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ رسول شریف

(1) دیوبندیوں کا مرکزی رسالہ

(ماہنامہ حق نوائے احتشام، کراچی/صفحہ 98 /فروری و مارچ 2011ء) میں علمائے دیوبند اعلیٰ حضرت کے اس شعر کی تائید میں لکھتے ہیں

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا

وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

جان ہیں وہ جہاں کی

جان ہے تو جہان ہے

تنویر الحق تھانوی نے تسلیم کیا کہ آپ ﷺ کی ولادت مقصود نہ ہوتی تو کائنات معرضِ وجود میں نہ آتی۔

(2) دیوبندیوں کے مرکزی رسالے

(ماہنامہ حق نوائے احتشام، کراچی/صفحہ 100 /فروری و مارچ 2011ء) نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا نعتیہ کلام تحریر کیا جس میں حضور ﷺ کو نور لکھا جس سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام حضور ﷺ کو نور مانتے تھے۔

(3) مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب (نشر الطیب صفحہ 5) پر حدیث نقل کی ہے کہ نور محمدی ﷺ تخلیق اول ہے، اس وقت کچھ بھی نہ تھا

(4) دیوبندیوں کے مرکزی رسالے (ماہنامہ حق نوائے احتشام، کراچی/صفحہ 95 /فروری و مارچ 2011ء) نے حدیث نقل کی ہے کہ
اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے نور کو سب سے پہلے پیدا فرمایا،

کیا منکر اب بھی نورانیت کا انکار کریں گے؟

(5) دیوبندی رسالے (الدعوۃ اللہ/صفحہ 23) نے طارق جمیل کا خطاب نقل کیا جس میں اس نے تسلیم کیا حضور نبی ﷺ آدم علیہ السلام سے پہلے بھی نبی تھے۔

حق چار یار کی نسبت باکمال اور باطل کو طمانچہ:

خادم مسلک اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوصلاح الدین
مفتی محمد ربنواز امین چشتی سیالوی
خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ رسول شریف

(1) دارالعلوم دیوبند کا فتوی (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند/صفحہ 321 / 322) انبیاء کرام اور حضور ﷺ کو جو علم اللہ تعالی نے عطا کیا، اس سے وہ غیب جانتے تھے

(2) مفتی تقی عثمانی (جہان دیدہ/صفحہ 339) اپنے رسالے میں تسلیم کرتا ہے کہ تبرکات سے حضور ﷺ کی نسبت ہی کافی ہے، سند کی ضرورت نہیں

(3) اکابر دیوبند کی کتاب (فضائل درود شریف/صفحہ 22 / 23) کی دلیل سے ثابت ہے کہ دعا اور سلام کے وقت حضور ﷺ کی قبرانور کی طرف منہ کر کے ان کے وسیلے سے مانگے۔

(4) اکابر دیوبند کی کتاب (فضائل درود شریف/صفحہ 97 / 98) میں لکھا ہے
حضور ﷺ نے بعد از وصال رخسار پر بوسہ دیا اور درود پڑھنے والے کی حضور ﷺ نے خواب میں رہنمائی فرمائی:

(1) علمائے دیوبند کا عقیدہ انکی مستند کتاب (المھند علی المفند/صفحہ 28) سے:
قبر رسول ﷺ کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا افضل ہے، جہاں حضور ﷺ آرام فرما ہیں وہ کعبہ، عرش و کرسی سے بھی افضل ہے

(2) علمائے دیوبند کا عقیدہ انکی مستند کتاب (المھند علی المفند/صفحہ 29 / 30) سے: بعد از وصال یا حیات میں انبیاء، صلحاء، اولیاء کا وسیلہ پکڑنا جائز ہے، حضور ﷺ اپنی قبر انور میں زندہ ہیں

اعلیٰ حضرت کے شعر کی تائید بھی کر دی لاعلمی میں:

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ واللہ
مَرے چشمِ عالَم سے چھپ جانے والے

(3) علمائے دیوبند کا عقیدہ انکی مستند کتاب (المھند علی المفند/صفحہ 31) سے انبیاء و شھداء کی قبر میں حیات ایسی ہے جیسے دنیا میں تھی۔

کلام اعلیٰ حضرت:

دشمن احمد پہ شدت کیجیے
ملحدوں کی کیا مروّت کیجیے
غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل
ذکر یارسول اللہ ﷺ کی کثرت کیجیے

جبکہ دوسری جانب دیوبندی اکابر اسماعیل دہلوی نے اپنی کتاب (تقویۃ الایمان) میں حضور ﷺ پر افتراء باندھا کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں (نعوذ باللہ من ذلک) کہ میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔

(4) علمائے دیوبند کا عقیدہ انکی مستند کتاب (المھند علی المفند/صفحہ 32 / 33) سے: افضل یہ ہے کہ قبر انور کی زیارت اور دعا کے وقت چہرہ، رخ، قبر انور کی طرف ہو، دلائل الخیرات کا پڑھنا نہایت موجب اجروثواب ہے

آؤ اپنی اصلاح کریں اور خود شناس بنیں:

استاذ العلماء شیخ الحدیث والتفسیر سلطان المدرسین قمر الواعظین
پیر طریقت رہبر شریعت مناظر اہلسنت غلام اعلیٰ حضرت
حضرت علامہ مولانا ابوعمر مفتی محمد عارف محمود سیالوی چشتی
سجادہ نشین: آستانہ عالیہ مہریہ رضویہ رسول شریف

صوفیاء بیان فرماتے ہیں کہ قلب کی تین قسمیں ہیں۔

(1) قلب صحیح (2) قلب سقیم (3) قلب میت

اور قلب کی سات قسم کی بیماریاں ہیں۔

(1) تکبر (2) حسد (3) خود پسندی (4) غصہ (5) ریا (6) طلب دنیا (7) طلب عزت

قلب صحیح کی دو قسمیں ہیں۔

1) قلب سلیم یہ اولیاء اور عشاق کا دل ہوتا ہے

2) یہ وہ دل ہے جسے کوئی بیماری نہیں ہوتی اور یہ عام مومن کا دل ہے

قلب سقیم:

یہ وہ دل ہے جس کو ان سات بیماریوں میں سے کوئی ایک بیماری یا سب بیماریاں لگی ہوں، اسکی

پھر دو قسمیں ہیں (1) قابل اصلاح (2) نا قابل اصلاح

قابل اصلاح مومن کا دل ہے

اور نا قابل اصلاح منافق کا دل ہے

میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

قارئین کرام جب بھی ماہ ربیع النور میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش کا مہینہ آتا ہے

تو ہر طرف خوشیوں کی لہریں امنڈ آتی ہیں عشاقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اپنے گھروں کو سجاتے ہیں

لنگر نیاز کا اہتمام کرنے کے ساتھ ساتھ قرآن وحدیث کی محفلیں سجا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد کے ذکر سے اپنے

بے قرار دلوں کو سکون واطمنان بخشتے ہیں

وہیں پر ایک گروہ ایسا بھی ہے کہ جو 14 اگست، نکاح، ولیمہ، جنم دن اور دیگر ایسی دنیاوی رسومات پہ اخراجات کرتا تو ہے

ہی ساتھ میں یہ بھی بھول جاتا ہے کہ ان پیسوں سے کسی غریب کی بیٹی کی شادی ہو سکتی تھی کسی غریب کے گھر راشن جا سکتا تھا۔

تو ناچیز نے ان جیسے لوگوں کے بیوقوفانہ اور جاہلانہ سوال کہ میلاد کہاں لکھا ہے میلاد پہ خرچہ کرنا کہاں لکھا ہے

نبی کو (معاذ اللہ) علم غیب نہیں ہے ان جیسے سوالوں سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلاموں کے قلوب واذہان کو پاک رکھنے کے لیے

ایک حدیث مصطفےٰ ﷺ کا انتخاب کیا ہے دعا ہے کہ اللہ تعالی ہم سب مسلمانوں کو اپنی اور اپنے محبوب ﷺ کی

محبت وغلامی میں زندہ رکھے اور شریعت کی پاسداری نصیب فرمائے امین

ایک ہزار سال پہلے کا نبی ﷺ کا عاشق:

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا
پیر سید طیب وقار حسین شاہ بخاری
آستانہ عالیہ منڈیالہ شریف

سند حدیث:

ابوعمر نے ہم سے بیان کیا: محمد بن سھل بن ہلال البستی مکہ میں خدا ان پر رحم کرے، ہم سے ابو الحسن نے بیان کیا: محمد بن نافع الخزاعی مکہ میں، ہم سے ابو محمد نے بیان کیا اسحاق بن احمد؛ ابو الولید الازرقی نے ہم سے بیان کیا کہ میرے دادا نے مجھ سے کہا سعید بن سالم اور محمد بن اسحاق کی روایت سے

پہلا بادشاہ:

تبع حمیری یہ ان پہلے پانچ پادشاہوں میں سے تھا جسے اللہ نے دنیا میں حکومت عطا کی، تبع حمیری کعبہ کو گرانے کی نیت سے گیا تھا، یہ بہت ظالم اور جابر بادشاہ تھا، اس نے اپنے وزراء میں سے ایک کو ساتھ لیا اور سیر کو نکلا تا کہ اپنی بادشاہی دیکھ سکے۔

لشکر کی تعداد:

اسکے پاس ایک لاکھ تریسٹھ ہزار سوار اور ایک لاکھ تیرا ہزار پیادے تھے، وہ اپنے لشکر کہ ہمراہ ہر ملک وشہر میں داخل ہو رہا تھا، لوگ اس کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو جاتے تھے، اور وہ ہر ملک سے اپنے لیے دس حکماء پسند فرماتا یہاں تک جب وہ مکہ مکرمہ زادشرفہ میں پہنچا تو اسکے ساتھ چار ہزار علماء ومشائخ موجود تھے، لیکن مکہ والوں نے اسے دیکھ کہ کوئی حرکت نہ کی بلکہ اپنے کاموں میں لگے رہے، اور اس بادشاہ کی طرف متوجہ نہ ہوے۔

اھل مکہ اور قبلہ:

اھل مکہ کی اس حرکت پر بادشاہ کو بڑا غصہ آیا اس نے ساتھ آئے وزیر عماریسا کو بلایا اور پوچھا کہ ان اھل مکہ کی کیا شان ہے کہ نہ میری تعظیم کی نہ یہ مجھ سے خوف رکھتے ہیں، وزیر کہنے لگا اے بادشاہ یہ عربی لوگ ہیں جاہل ہیں یہ کسی چیز کو نہیں جانتے، لیکن ان لوگوں کے لیے ایک گھر ہے جس کا نام کعبہ ہے، یہ اسکی بہت تعظیم کرتے ہیں اور اسکی پوجا بھی کرتے ہیں، وہاں انہوں نے اپنے خدا یعنی اپنے بت رکھے ہیں، یہ ان کو سجدے کرتے ہیں ان کی پوجا کرتے ہیں۔

تبع حمیری بادشاہ کہنے لگا کہ کیا واقعی انکے کعبہ کی انکے ہاں بڑی تعظیم ہے، وزیر کہنے لگا ہاں بادشاہ بہت تعظیم کرتے ہیں یہ کعبہ کی، بادشاہ بولا میری تعظیم نہ کرنے کا ان سے بدلہ لیا جائے گا،

بری نیت اور عذاب الہی:

بادشاہ اپنے لشکر کو لیکر بطحاء کے مقام پر ٹھہرا، وزیر پاس نہیں تھا تو یہ دل ہی دل میں سوچنے لگا کہ میری تعظیم نہیں کی ان لوگوں نے میں ان کا کعبہ گرا کر اپنی توہین کا بدلہ لوں گا، انکے مردوں کو قتل کر کہ انکی عورتوں کو قید کروں گا۔

جیسے ہی اس نے کعبہ کی توہین کا قصد کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو دردِ سر میں مبتلا کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی آنکھوں کان منہ سے بدبودار پانی جاری کر دیا، اس کے قرب سے ایسی بدبو آنے لگی کہ کوئی ایک لمحہ بھی اسکی قربت میں نہ بیٹھ سکتا تھا، اور اس بیماری کی وجہ سے نہ اسے رات کو نیند آتی اور نہ دن میں چین ملتا، بالآخر اس نے اپنے وزراء علماء اور حکماء کو بلوایا، لیکن اس کی بدبو کی وجہ سے کوئی اس کے پاس اسکی مدد کے لیے نہیں جا رہا تھا، تبع حمیری نے کہا کہ اگر تم میری مدد نہیں کر سکتے تو دنیا کے مختلف ملکوں سے قابل حکماء کو بلالو تا کہ میری بیماری کا علاج کر سکیں۔

حکماء کی بادشاہ کے پاس آمد:

بادشاہ کے وزیر نے ایسا حکماء کو بلایا جو یہ دعوی کتے تھے کہ اگر شفاء زمین آسمان میں کسی بھی جگہ ہو تو ہم لا سکتے ہیں، لیکن تقدیر کے سامنے کس کی چلتی ہے، وہ نادان جسے بیماری سمجھ رہے تھے اور انعام و کرام کے لالچ میں دور دراز سے سفر کر کے آئے تھے وہ تو جانتے ہی نہیں تھے کہ اصل معاملہ کیا ہے۔

حکماء اکٹھے ہوئے مشاورت شروع ہوئی تو سب ایک سے بڑھ کر ایک تجویز پیش کرنے لگے ، لیکن بالآخر سب حیران و ششدر ہو گئے کہ جتنا علاج کیا جاتا ہے مرض میں اتنی شدت آ رہی ہے اب سب حکیم مایوس ہونے لگے، خدا کی شان کہ انکے اندر ایک حکیم صاحبِ بصیرت تھا ، جس کو اللہ تعالیٰ نے علم و حکمت ظاہری و باطنی عطا فرمائی تھی۔

جب سب مایوس ہو گئے تو صاحب بصیرت وہ اللہ کا ولی عالم و حکیم بادشاہ کے پاس آ کے بیٹھا بادشاہ حیران کہ کوئی پاس سے گزرتا نہیں اور یہ درویش پاس آ کے بیٹھ گیا ہے، بادشاہ کیا جانے کہ اللہ والوں کے انداز جدا ہوتے ہیں، یہ تو انہیں بھی سینے سے لگا لیتے ہیں جنہیں کوئی منہ نہیں لگاتا یہ خدا محبوب بندے انکو بھی سینے لگا لیتے ہیں۔

اس خدارساں بندے نے بادشاہ سے ہمکلامی میں کہا کہ اے بادشاہ میں آپ سے علیحدگی میں بات کرنا چاہتا ہوں، بادشاہ کا حکم پا کر دربار خالی کر دیا گیا، اب دربار میں فقط بادشاہ اور وہ اللہ کا فقیر باقی تھے، اب فقیر بادشاہ سے کہنے لگا کہ اے بادشاہ تم نے ہر قابل سے قابل حکیم کو بلوایا، وہ بھی ایسے قابل کہ بیماری خود اپنا علاج بتائے لیکن سب آپ کے اس مرض کا علاج دریافت کرنے میں ناکام رہے ہیں،

اے بادشاہ تم جسے بیماری سمجھ رہے ہو وہ درحقیقت اللہ نے تیری کسی لغزش کی وجہ سے پکڑ کی ہے اے بادشاہ یاد کر کہ ے م نے کوئی ایسی بری نیت کی ہے جو باری تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے ، بس تم جانتے ہو کہ تمہارے دل کا وہ ارادہ کیا ہے، تم اسے واضح کرو یہ میرے اور تمہارے درمیان تا حیات راز ہے، اب بادشاہ شرمندہ ہوا اور کہنے لگا کہ مین نے کعبہ کو گرانے کا اراہ کیا تھا،

وہ اللہ کا ولی بولا اے بادشاہ تو جانتا ہے کہ اس کعبے کا صاحب تجھ سے زیادہ طاقت والا ہے تیری طاقت کی ایک حد مقرر ہے، لیکن اس خدا تعالیٰ کی کوئی حد نہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے، وہ ہر راز کو جاننے والا ہے، اسی لیے تجھے اس مرض میں مبتلا کر دیا ہے۔

نصرت خداوندی اور اللہ کا ولی:

لیکن اے بادشاہ تجھے مبارک ہو تیرے اس مرض کا علاج ممکن ہے، بادشاہ خوش بھی تھا اور اس کے ساتھ ساتھ حیران بھی تھا، کہ سب نے مجھے لاعلاج کیا ہے مگر اس کے پاس علاج ہے بادشاہ نے فورا سے علاج دریافت کیا تو وہ اللہ کا ولی بولا کے اے بادشاہ علاج خود تیرے پاس ہے ، وہ بادشاہ بڑا حیران ہوا کہ علاج میرے پاس کیسے تو فقیر نے جواب دیا کہ اے بادشاہ اس قادر مطلق رب کے سامنے دل سے توبہ کرلے اپنے ارادے وہ ہر خطا کو معاف فرمانے والا ہے۔

بادشاہ کی توبہ شفاء کا سبب:

بادشاہ نے اس حکیم عارف باللہ کے کہنے پر اسی وقت سچی توبہ کی اور اپنے دل سے تمام برے خیالات نکال دیئے، اللہ تعالیٰ نے اسے صحت عطا فرمادی وہ بادشاہ اللہ پر ایمان لے آیا، اور دین ابراہیم میں شامل ہو گیا،

یہ وہ پہلا شخص تھا جس نے کعبہ کی دیواروں کو سات کپڑوں سے ڈھانپ دیا تھا، اور پھر اس نے اپنی رعایہ کو بلوا کر کعبۃ اللہ کی حفاظت کا حکم فرمایا۔

وادی یثرب:

پھر وہ بادشاہ اپنے لشکر میں سے کچھ کو کعبۃ اللہ کا محافظ مقرر کر کے بقیہ لشکر سمیت روانہ ہو گیا، اور اگلی منزل اپنی وادی یثرب کو بنایا، اور وہ نکلا یثرب کی طرف کہ وہاں ایک چشمہ تھا پانی کا جہاں نہ کوئی عمارت تھی نہ کوئی کھیتی اور نہ کوئی شخص موجود تھا، بادشاہ نے اپنے لشکر سمیت اس چشمے کے پاس پڑاؤ کیا۔

نبی آخر الزماں کی ہجرت گاہ:

انکے ہمراہ علماء اور مشائخ تھے جو کتب سماویہ کے بہت بڑے عالم تھے، جیسے ہی اس وادی میں داخل ہوئے وہاں کی ہوا اور مٹی کی خوشبو سونگھ کر سب متحیر ہو گئے، کیونکہ نبی اخرلزماں کی ہجرت گاہ کی جو علامتیں انہوں نے پڑھی تھیں، وہ ساری کی ساری وہاں مشاہدہ کر رہے تھے۔

یہ وہ مختلف ملکوں اور شہروں سے جمع کیے ہوئے علماء اور مشائخ جو اس نے پسند کیے تھے اسے کہ ہمراہ موجود تھے، پھر وہ علماء و مشائخ یہ سب نشانیاں دیکھ کر جمع ہوئے رئیس العلماء عالم دین اور دین کا ہمدرد بھی، وہ جس نے کعبۃ اللہ کے بارے بادشاہ کو آگاہ کیا اور اسکے مرض کی مصیبت سے بحکم الٰہی اسے نجات دی اچھی اور نیک نیت سے۔

چار سو عشاقانِ مصطفیٰ ﷺ قبل از بعثت:

پھران علماء وحکماء نے ان چار ہزار چار سو میں سے یہ چار سو نے الگ ہو کر مشورہ کیا انہی میں وہ صوفی فقیر بزرگ بھی موجود تھے، مشورے سے فیصلہ کیا کہ وہ اس مقام کو چھوڑ کر نہیں جائیں گے چاہے بادشاہ انکو مار دے یا جلا دے یا قتل کروا دے یا ٹکڑے کر دے، وہ سب جمع ہو کر بادشاہ کے دروازے پہ آئے، اور کہنے لگے بادشاہ ہم نے تیرے حکم پر اپنا ملک چھوڑا اپنا گھر چھوڑا تیرے ساتھ تیرے حکم پہ سفر کرتے رہے لیکن اب ہم یہ مقام چھوڑ کر آگے نہیں جائیں گے، مرتے دم تک یہیں رہیں گے،

علماء اور وزیر کا مکالمہ:

وزیر نے جب سنا فورا باہر آیا اور ان سب کو بادشاہ کا فرمان سنایا تو ان سب علماء وحکماء نے وزیر کو بھی وہی کہا جو انہوں نے بادشاہ کو کہا تھا، وزیر ان سے کہنے لگا آخر اس فیصلے کی حکمت کیا ہے،

تو وہ سب علماء کہنے لگے اے وزیر بے شک اس کعبہ کی عزت اسکے ملک کی عزت اس مرد صالح کی وجہ سے جسکا نام محمد ہوگا، وہ حق کا امام ہوگا، صاحب قرآن وقبلہ ہوگا، صاحب لواء الحمد ومنبر ہوگا، اسکا قول لا الہ الا اللہ ہوگا، مکہ میں پیدا ہوگا اور ہجرت کر کہ اسی وادی اسی بستی میں آئے گا ،خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جو اسے پائے اور اس پر ایمان لے آئے،

اور ہمیں بھی امید ہے کہ یا ہم اسے پالیں گے، یا اسکی محبت میں قبروں میں چلے جائیں گے اس نبی اخرالزماں کا گزر ہماری اولاد سے اور ہماری قبروں پر ہوگا تو ہمارا ایمان قبول ہا جائے گا، ہم قبروں میں پڑے اپنے نصیب پر فخر کریں گے، کہ اللہ کا اخری نبی ہماری قبر پر آیا ہے۔
انکی یہ باتیں جب بادشاہ تبع حمیری نے تفصیلا سنی تو محبت محبوبِ کبریا سے جھوم اٹھا ان علماء کو بلا کر ان سے اللہ کے رسول ﷺ کے فضائل ومرتبہ سننے لگا،

جب تبع حمیری نبی اخرالزماں کی شان سنی تو اس نے ان چار سو علماء کو بلایا اور عرض گزار بن گیا کہ میں آپ سب علماء کو یہاں سے نہیں نکالوں گا مگر مجھ پر ایک احسان کرنا ہوگا، بادشاہ نے فورا حکم صادر کیا کہ ان چار سو علماء کے لیے عظیم مکانات تیار کیے جائیں، مکان تیار ہوے بستی آباد ہوگئی۔

ان مکانات میں بادشاہ نے ایک گھر دو منزلہ تیار کروایا اور اپنے شفاء دینے والے فقیر عالم دین

کو اس پاکباز اہل بصیرت درویش کو اس گھر میں ٹھہرایا، اور کہنے لگا کہ یہ دو منزلہ گھر نبی آخرالزماں کی مہمان نوازی کے لئے ہے، اب اس بادشاہ نے ایک خط لکھا اور اس درویش کو دیا اور کہنے لگا کہ مجھ پر احسان یہ کرو کہ اس خط کو اپنے پاس رکھ لو اگر تم سے کوئی اس نبی آخرالزماں کو اپنی زندگی میں پالے تو ٹھیک نہیں تو اپنی اولاد کو وصیت کرنا کہ جو بھی اس محبوب کو پالے یہ میرا خط ان کی خدمت میں پیش کر دے۔

وہ خط بادشاہ نے انکے پاس امانت رکھوایا اور وہاں سے چلا گیا اس بات کو اب ایک ہزار سال گزر چکا، اب وادی یثرب ہے جس اب مدینۃ المنورۃ کہا جاتا ہے، اللہ کے رسول ﷺ اپنے غلام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ میں داخل ہوتے ہیں لوگوں کا ہجوم ہے کیا چھت کیا زمین الغرض ہر اونچی اور پست جگہ پر غلام آنکھیں ٹکائے بیٹھے ہیں کہ کب وہ والضحیٰ کے چہرے ولا یسین کے سہرے والا الم نشرح کے سینے والا ید اللہ کے ہاتھوں والا وما ینطق کی زبان والا مزمل مدثر کی چادر والا، اپنی دلنشیں اداؤں کے ساتھ گزرے تو ہم زیارت کرلیں، اب یہ محو تخیلات تھے کہ مدینہ شریف کی چھوٹی چھوٹی بچیوں نے کہنا شروع کر دیا وہ دیکھو اللہ کے رسول ﷺ تشریف لاتے ہیں،

اب یہ وہ وقت تھا جب مدینے کے گلی کوچوں سے یہ صدا آرہی تھے

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع

وجب الشکر علینا ما دعی للہ داعی

اب مدینہ کے سب لوگ زیارت کرر ہے ہیں نبی آخرزماں ﷺ کی، سب عورتیں اب اپنے اپنے غریب خانے سجا رہیں ہیں، شاید اللہ کا محبوب ﷺ ہمارے غریب خانے میں قدم رکھے ہمارا نصیب چمک جائے

کدی آؤ غریباں دے محلے یارسول اللہ ﷺ
تیری راہواں دے وچ پلکاں وچھاواں یارسول اللہ ﷺ
جگاؤ بھاگ میرے وی ابوایوب دے وانگوں
مقدر اوس دا کتھوں لے آواں یارسول اللہ ﷺ

یہی وہ خوش نصیب وقت تھا کہ ہر شخص سواری مبارک کی مہار تھامنے کو تیار تھا کہ میں اپنے گھر لے جاؤں میں اپنے گھر لے جاؤں، کیا امیر کیا غریب کیا سفید کا کالا سب کے سب لگے ہیں قطار میں کے آمنہ کے لال کی ضیافت کا لنگر نصیب ہوجائے،

لیکن محبوب ﷺ نے جب مشاہدہ فرمایا جب لوگوں کی خواہش کا تو فرمایا، میری سواری کا راستہ نہ روکو اسکی مہار نہ پکڑو اسے چھوڑ دو یہ جانتی ہے کہ اسے کہاں جانا ہے۔

اب گلیاں مکان گزر رہے ہیں، دلوں کی دھڑکنیں بے ترتیب ہیں خوشی سے کہ شاید سواری
نیرے گھر میں آجائے، اور وہاں حضرت ایوب اپنے اسی غریب خانے میں جسے تبع حمیری نے
منزلہ بنوایا تھا، نبی آخرالزماں کے واسطے میں اپنے غلام ابولیلیٰ کی تحویل میں رکھا، اور فرمایا کہ
اگر محبوب ﷺ ہمارے گھر تشریف لائیں تو ہماری خوش نصیبی وگرنہ جہاں
آقا ﷺ تشریف رکھیں یہ خط وہیں پیش کر دینا۔

محبوب ﷺ کی سواری قدم اٹھا رہی گھر مکان گلیاں گزرت جارہی ہیں، اب جب گھروں
میں آقا ﷺ کی سواری رکی نہیں وہ نہ تو ناراض ہیں نہ ہی حسد کر رہے ہیں، بلکہ سواری کے
پیچھے پیچھے چلتے دیکھ رہے ہیں کہ سواری کس خوش نصیب کے گھر جائے گی، اب وہ مکان چارسو
سے کہیں زیادہ ہو چکے ہیں، منزل مراد کہیں درمیان میں ہے سواری چلتے چلتے پہنچی حضرت ابو
ایوب انصاری کے دروازے کے سامنے
لوگ سمجھتے ہیں کہ ابوایوب انصاری کے گھر میں آج نبی ﷺ جلوہ افروز ہونگے پر درحقیقت
ابوایوب انصاری تو پہرے دار رکھوالا تھا، خط اور مکان کا جو تبع حمیری نے نبی آخرالزماں کے
لیے بنوایا تھا، آج وہ دن ہے کہ مکان کا مالک سواری پر ہے سواری کی مہار چھوڑی ہوئی ہے
، ایک ہزار سال بعد آنے والی سواری کو علم ہے کہ ابوایوب کہاں رہتا ہے، اسکا مکان کیسا ہے
کس گلی میں ہے، اصل میں سواری کو ایک ہزاع سال پہلے کا علم اللہ نے محبوب ﷺ کی

نسبت سے عطا کیا، اب سواری جانتی ہے کہ تبع حمیری کا وہ مکان کہاں ہے اب کس حال میں
ہے اس میں کون رہتا ہے، سواری اسی مکان کے سامنے جا کے رک جاتی ہے، سواری بیٹھ گئی
محبوب ﷺ نیچے نہیں اترے، ابھی کہ ابولیلی سامنے آئے،

آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا ابولیلیٰ تو ابولیلی حیران کہ پہلہ ملاقات ہے میں جانتا نہیں پہچانتا
نہیں کبھی سلام کلام نہیں ہوا، پھر یہ میرا نام کیسے جانتے ہیں، ابولیلی ابھی کیا جانے کہ یہ کون سی
ہستی ہے۔
اعلیٰ حضرت کیا خوب فرماتے ہیں:

خدا نے کیا تجھ کو آگاہ سب سے
دو عالَم میں جو کچھ خَفی و جَلی ہے
کروں عرض کیا تجھ سے اے عالِمِ السِّر
کہ تجھ پہ میری حالت دل کھلی ہے

ابھی ابولیلی حیرانگی کے عالم سے باہر نہ نکلے ہزاروں سوال یک بعد دیگر ذہن میں اُٹھ رہے
تھے کہ آقا ﷺ نے فرمایا ابولیلیٰ لاؤ وہ خط کہاں ہے، اب حیرانگی میں اوراضافہ سوال پہلے
سے زیادہ جواب سامنے سواری پہ تشرف فرما ہے، خیر اداب بجالاتے ہوئے نہایت ادب سے

خط پیش کیا:

اب خط میں لکھا کیا ہے ایک ہزار پہلے کی زبان نبی امی ﷺ نے پڑھی سمجھ لی اب لوگوں کو انکی زبان میں بتلاتے ہیں،

قربان جاؤں ایسی شان والے نبی ﷺ پر

اعلیٰ حضرت کیا خوب فرماتے ہیں:

کروں تیرے نام پہ جاں فدا
نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا
کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

تبع حمیری کا خط ایک ہزار سال پہلے اب نبی امی ﷺ کی زبان

مبارک سے: ﷺ

اما بعد یا محمد ﷺ انی آمنت بک و بکتابک الذی انزل اللہ علیک ،وانا علی دینک وسنتک ،وآمنت بربک ورب کل شئی ،

وبکل ماجاء من ربک من شرائع الایمان والاسلام وانا قبلت ذلک، فان ادرکت فبھا ونعمت ،وان لم ادرکک فاشفع لی یوم القیمۃ ولاتنسی فانی من امتک الاولین ،وبایعتک قبل مجیئک، وقبل ارسال اللہ ایاک، وانا علی ملتک وملۃ ابراھیم ابیک خلیل اللہ

تبع حمیری کے خط کا ترجمہ:

اے محمد ﷺ میں ایمان لایا آپ ﷺ پر اور آپ ﷺ کی کتاب پر جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر نازل کی، اور میں آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے دین کی پیروی کرتا ہوں، میں ایمان لایا آپ ﷺ کے اور ہر شئی کے بنانے والے رب پر، اور ہر اس شئی پر جو آئی آپ کے رب کی طرف سے ایمان اور اسلام کے قوانین میں سے میں سب کو قبول کرتا ہوں، پس اگر میں آپ ﷺ کو پالوں تو میرے لیے اور زیادہ برکت ہوگی، اور اگر میں آپ ﷺ کو نہ پاسکوں تو آپ ﷺ بروز قیامت میری شفاعت فرمایئے گا، اور مجھے بھول نہ جایئے گا، بے شک میں آپ کی امت کے اولین میں سے ہوں، اور میں نے آپ ﷺ کے آنے اور اللہ کے آپ ﷺ کو بھیجنے سے پہلے ہی آپ ﷺ کی بیعت کی ہے، اور میں آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے باپ حضرت ابراھیم خلیل اللہ کے دین پر ہوں میرا ایمان قبول فرمایئے۔

حوالہ (شرف المصطفی جلد اول/ میزان الادیان/ کتاب المستظرف/ تاریخ ابن عساکر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رب یسر ولا تعسر وتمم بالخیر وبک نستعین یافتاح

خادم مسلک اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو صلاح الدین
مفتی محمد ربنواز امین چشتی سیالوی
خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ رسول شریف

کائینات اور نور مصطفیٰ ﷺ:

فی تخلیق نور محمد ﷺ:

1- عبد الرزاق عن معمر عن زھری عن السائب بن یزید قال ان اللہ تعالیٰ: خلق شجرۃ ولھا اربعۃ اغصان فسماھا شجرۃ الیقین، ثم خلق نور محمد ﷺ فی حجاب من درۃ بیضاء مثلہ کمثل الطاؤس ووضعہ علی تلک الشجرۃ فسبح علیھا مقدار سبعین الف سنۃ، ثم خلق مرآۃ الحیاء ووضعھا باستقبالہ، فلما نظر الطاؤس فیھا رای صورتہ وازین ھیئۃ، فاستحی من اللہ فسجد خمس مرات، فصارت علینا تلک السجدات فرضا مؤقتا، فامر اللہ تعالیٰ بخمس صلوات علی النبی ﷺ وامتہ، واللہ تعالیٰ نظر الی ذلک

النور فعرق حیاء من اللہ تعالی، فمن عرق راسہ خلق الملائکۃ، ومن عرق وجھہ خلق العرش والکرسی
واللوح والقلم والشمّس والقمر والحجاب والکواکب وما کان فی السماء، ومن عرق صدرہ خلق الانبیاء
والرسل والعلماء والشھداء والصالحین، ومن عرق/ حاجبیہ خلق امۃ من المؤمنین والمؤمنات
والمسلمین والمسلمات، من عرق اذنیہ خلق ارواح الیھود والنصاری والمجوس وما اشبہ ذلک، ومن
عرق رجلیہ خلق الارض من المشرق وما فیھا، ثم امر اللہ نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم انظر الی امامک فنظر نور محمد
صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرای من امامہ نورا وعم وراہٗ نورا وعن یمینہ نورا وعن یسارہ نورا وھوا ابوبکر وعمر وعثمان وعلی
رضی اللہ عنھم اجمعین ثم سبح سبعین الف سنۃ ثم خلق نور الانبیاء من نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ثم نظر الی ذلک
النور فخلق ارواحھم فقالوا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ثم خلق قندیلا من العقیق الاحمر یری ظاھرہ من
باطنہ، ثم خلق صورۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کصورتہ فی الدنیا، ثم وضع فی ھذہ القندیل قیامہ کقیامہ فی الصلاۃ
ثم طافت الارواح حول نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فسبحوا وھللوا مقدار مائۃ الف سنۃ، ثم امر لینظروا الیھا کلھم
فنیظرون الیھا کلھم فمنھم من رای راسہ فصار خلیفۃ وسلطانا بین الخلائق، ومنھم من رای وجھہ
فصار امیرا عادلا، ومنھم من رای حاجبیہ فصار مقبلا، ومنھم من رای خدیہ فصار محسنا وعاقلا ومنھم من
رای انفہ فصار حکیما وطبیبا وعطارا ومنھم من رای شفتیہ فصار احسن الوجہ ووزیرا، ومنھم من رای
فمہ فصار صائما ومنھم من رای سنہ فصار احسن الوجہ من الرجال والنساء، ومنھم من رای لسانہ فصار
رسولا بین السلاطین، ومنھم من رای حلقہ فصار واعظا ومؤذنا وناصحا، ومنھم من رای لحیتہ فصار
مجاھدا فی سبیل اللہ، ومنھم من رای عنقہ فصار تاجرا، ومنھم من رای عضدیہ فصار رماحا
وسیافا، ومنھم من رای عضدہ الیمنی فصار حجاما، ومنھم من رای عضدہ الیسری فصار جلادا

وجاھدا، ومنھم من رای کفہ الیمنی فصار صرافا وطرازا، ومنھم من رای کفہ الیسری فصار کیالا،
ومنھم من رای یدہ فصار سخیا وکیاسا، ومنھم من رای ظھر کفہ الیمنی فصار صباغا، ومنھم من رای ظھر
کفہ الیسری فصار حاطبا، ومنھم من رای انا ملہ فصار کاتبا، ومنھم من رای ظھور اصابعہ الیمنی فصار
خیاطا، ومنھم من رای ظھور اصابعہ الیسری فصار حدادا، ومنھم من رای صدرہ فصار عالما شکورا
ومجتھد، ومنھم من رای ظھرہ فصار متواضعا ومضیعا بامر الشرع، ومنھم من رای جبینہ فصار
غازیا، ومنھم من رای بطنہ فصار قانعا وزاھدا، ومنھم من رای رکبتیہ فصار ساجدا وراکعا، ومنھم من
رای رجلیہ فصار صیادا، ومنھم من رای تحت قدمیہ فصار ماشیا، ومنھم من رای ظلہ فصار مغنیا
وصاحب الطنبور، ومنھم من لم ینظر الیہ فصار مدعیا بربوبیۃ کالفراعنۃ وغیرھا من الکفار منھم من
نظر الیہ ولم یرہ فصار یھودیا ونصرانیا وغیرھم من الکفار

ترجمہ: حضرت محمد ﷺ کے نور کی تخلیق کے بیان میں

(1) عبدالرزاق روایت کرتے ہیں معمر سے (2) وہ زہری سے (3) اور وہ سائب بن یزید سے انہوں نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک درخت پیدا فرمایا جس کی چار شاخیں ہیں، اسکا نام "یقین کا درخت" رکھا پھر نور مصطفی ﷺ کو سفید موتی کے پردے میں پیدا کیا جسکی مثال مور جیسی تھی اور اس قندیل کو اس درخت پر رکھا۔ نور مصطفی ﷺ نے اس درخت پر ستر ہزار سال کی مقدار اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حیاء کا آئینہ پیدا فرمایا اور اسکے سامنے رکھ دیا۔ جب مور نے اس میں دیکھا تو اسے اپنی صورت اس میں انتہائی حسین وجمیل نظر آئی۔ اس نے اللہ تعالیٰ سے شرما کر پانچ مرتبہ سجدہ کیا۔ تو وہ سجدے ہم پر پانچ وقتوں میں فرض ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ اور آپ کی امت پر پانچ نمازیں فرض فرما دیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس نور کی طرف نظر فرمائی تو اللہ تعالیٰ سے حیاء کی وجہ سے اس نور کو پسینہ آ گیا، تو اللہ تعالیٰ نور مصطفی ﷺ کے سر مبارک پر آنے والے پسینے سے فرشتے بنائے، چہرہ اقدس کے پسینے سے عرش، کرسی، لوح وقلم، شمس وقمر، حجاب، ستارے اور جو کچھ آسمان میں ہے پیدا کیا، اور آپ ﷺ کے سینہ مبارک کے پسینے سے انبیاء، رسل، علماء، شہداء اور صالحین پیدا کئے گئے، آپ ﷺ کے ابرو مبارک پسینے مبارک سے مومن مردوں اور عورتوں کی جماعت

پیدا کی گئی، آپ ﷺ کے کانوں کے پسینے سے یہود ونصاریٰ اور مجوسیوں وغیرہم کی روحیں پیدا کی گئیں، آپ کے پائے اقدس کے پسینے سے مشرق کی زمین اور جو کچھ اس میں ہے پیدا کیا گیا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے نورِ مصطفی ﷺ کو حکم فرمایا کہ آگےک جانب دیکھیے نورِ مصطفی ﷺ نے آگے کی جانب دیکھا تو آگے نور دکھائی دیا، پیچھے بھی نور، دئیں جانب بھی نور اور بائیں جانب بھی نور دکھائی دیا، یہ ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی اور مولا علی شیر خدا رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے

پھر اس نور نے ستر ہزار سال تسبیح پڑھی، پھر اللہ تعالیٰ نے نورِ مصطفی ﷺ سے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا نور پیدا کیا، پھر اس نور کی طرف نظر کی تو انکی روحوں کو پیدا کیا، تو انہوں نے پڑھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ،، پھر اللہ تعالیٰ نے سرخ عقیق کی قندیل پیدا کی جس کے باطن سے اسکا ظاہر دکھائی دیتا تھا، پھر نبی اکرم ﷺ کی دنیا کی صورت جیسی صورت پیدا کی۔ اور اسے قیام کی حالت میں قندیل میں رکھا، اور اسکے بعد پھر روحوں نے نورِ مصطفی ﷺ کے گرد تسبیح اور کلمہ پڑھتے ہوئے ایک لاکھ سال طواف کیا، پھر ان سب کو حکم دیا کہ اس صورت مقدسہ کی زیارت کریں بعض نے آپ ﷺ لا چہرہ مبارک دیکھا امیر عادل بن گئے، بعض نے آپ ﷺ کی آنکھیں دیکھیں تو وہ کلام اللہ کے حافظ بن گئے، بعض نے آپ ﷺ کے

ابرو دیکھے تو وہ خوش بخت بن گئے، بعض نے آپ ﷺ کے رخسار دیکھے تو وہ محسن اور عقلمند بن گئے

بعض نے آپ ﷺ کی ناک دیکھی وہ حکیم، طبیب اور عطر بنانے والے بن گئے، بعض نے آپ ﷺ کے ہونٹ دیکھے خوبصورت چہرے والے اور وزیر بن گئے، بعض نے آپ ﷺ کا دہن دیکھا تو روزے دار بن گئے، بعض نے آپ ﷺ کے دانت مبارک دیکھے تو وہ حسین چہروں والے مرد اور عورتیں بن گئے، بعض نے آپ ﷺ کی زبان اقدس کو دیکھا تو وہ بادشاہوں کے سفیر بن گئے، بعض نے آپ ﷺ کے بابرکت گلے کو دیکھا تو وہ واعظ، مؤذن اور نصیحت کرنے والے بن گئے، بعض نے آپ ﷺ کی داڑھی شریف دیکھی تو وہ مجاہد فی سبیل اللہ بن گئے، بعض نے آپ ﷺ کی متوازن گردن دیکھی تو وہ تاجر بن گئے

بعض نے آپ ﷺ کے دونوں بازو مبارک دیکھے تو وہ نیزے باز اور شمشیر زن بن گئے، بعض نے آپ ﷺ کا دایاں بازو دیکھا تو وہ خون نکالنے والے بن گئے، بعض نے آپ ﷺ کا بایاں بازو دیکھا تو وہ مجاہد اور جلاد بن گئے، بعض نے آپ ﷺ کی دائیں ہتھیلی مبارک کو دیکھا تو وہ صرّاف اور نقش نگار بنانے والے بن گئے، بعض نے آپ ﷺ کی بائیں ہتھیلی مبارک کو دیکھا تو وہ غلے کی ناپ تول کرنے والے بن گئے، بعض نے

آپ ﷺ کے دونوں ہاتھوں کو دیکھا تو وہ سخی اور دانا بن گئے، بعض نے آپ ﷺ کے دائیں ہاتھ کی پشت دیکھی تو وہ رنگریز بن گئے، بعض نے آپ ﷺ کے بائیں ہاتھ کی پست دیکھی تو وہ لکڑ ہارے بن گئے، بعض نے آپ ﷺ کی انگلیوں کے پورے دیکھے تو وہ خوش نویس بن گئے، بعض نے آپ ﷺ کے دائیں ہاتھ کی انگلیوں کی پشت دیکھی تو وہ درزی بن گئے، بعض نے آپ ﷺ کے بائیں ہاتھ کی انگلیوں کی پشت دیکھی تو وہ لوہار بن گئے،

بعض نے آپ ﷺ کا سینہ مبارک دیکھا تو وہ عالم، شکرگزار اور مجتہدین بن گئے، بعض نے آپ ﷺ کی پشت مبارک کو دیکھا تو وہ متواضع اور امر شریعت کو روشن کرنے والے بن گئے، بعض نے آپ ﷺ کی روشن پیشانی دیکھی تو وہ غازی بن گئے، بعض نے آپ ﷺ کا شکم اطہر دیکھا تو وہ قناعت پیشہ اور زاہد بن گئے، بعض نے آپ ﷺ کے دونوں گھٹنوں کو دیکھا تو وہ رکوع، سجود کرنے والے بن گئے، بعض نے آپ ﷺ کے پائے مبارک کو دیکھا تو وہ شکاری بن گئے، بعض نے آپ ﷺ کے مقدس تلوے دیکھے تو وہ پیدل چلنے کے عادی ہو گئے، بعض نے آپ ﷺ کا سایہ دیکھا تو وہ گویّے اور طنبور والے بن گئے، بعض بدقسمت وہ تھے جنہوں نے آپ ﷺ کی طرف دیکھا ہی نہیں تو وہ فرعون وغیرہ کی طرح ربوبیت کے دعوے دار بن گئے، بعض نے آپ ﷺ کی طرف دیکھنے کی کوشش کی مگر دیکھنے میں کامیاب نہ ہو سکے تو وہ غیر مدلم یہودی اور عیسائی وغیرہ بن گئے

حدیث کے راویوں کا تعارف :

☆ یہ معمر بن راشد ازدی حدانی بصری ہیں، ان کی کنیت ابو عروہ ہے، یمن کے باشندے تھے، حضرت حسن بصری کے جنازے میں شریک ہوئے، ثابت بنائی، قتادہ، زہری، عاصم احوال، زید بن اسلم اور محمد بن منکدر وغیر ہم سے روایت کرتے تھے، وہ مستند ثقہ اور فاضل تھے 154ھ فوت ہوئے۔ دیکھئے طبقات ابن سعد۔(5/546)

☆ یہ ابو بکر محمد بن مسلم بن عبداللہ بن شہاب قرشی زہری مدنی تھے، حافظ الحدیث تھے، ان کی جلالت علمی اور حافظے کی مضبوطی پر اتفاق ہے، مشہور آئمہ میں سے ایک اور حجاز وشام کے نامور عالم تھے، انہوں نے حضرت عبداللہ ابن عمر، عبداللہ بن جعفر، انس، جابر، سائب بن یزید، سعید بن مسیّب، سلیمان ابن یسار اور کثیر التعداد مشائخ رضی الہ تعالیٰ عنھم سے روایت کی 125ھ میں فوت ہوئے، دیکھے طبقات ابن سعد (4/126) تاریخ کبیر امام بخاری (1/220) تاریخ صغیر (1/320) الجرح والتعدیل (8/71) الثقات از ابن حبان (5/349) سیر اعلام النبلاء (5/32) وفیات الاعیان (121/140) العبر (1/158) تذکرۃ الحفاظ (1/108) التقریب (6296) تہذیب الکمال (26/419) اور شذرات الذہب (1/162)

☆ مخطوط میں سائب بن زید لکھا ہوا ہے لیکن صحیح سائب بن یزید ہے، یہ سائب بن یزید بن

سعید ابن ثمامہ ہیں انہیں عائذ بن اسود کندی یا ازدی بھی کہا جاتا ہے، ابن اخت النمر کے عنوان سے معروف ہیں، صحابی ہیں انہوں نے متعدد حدیثیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہیں، علاوہ ازیں اپنے والد حضرت عمر فاروق اور عثمان غنی سے بھی روایت کی ہیں۔ وہ بیمار تھے تو انکی خالہ انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں لے گئیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکے سر پر دست شفقت پھیرا اور انکے لیے دعا فرمائی، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کا بچا ہوا پانی پیا اور مہر نبوت کی زیارت کی، امام بغوی نے نقل کیا کہ ان کے آزاد کردہ غلام حضرت عطاء نے بیان کیا کہ ان کے بال سر کے درمیان سے لیکر اگلے حصے تک سیاہ تھے، جب کہ باقی بال سفید تھے، عطاء نے عرض کیا میں نے آپ سے زیادہ عجیب کسی کے بال نہیں دیکھے

حضرت سائب نے فرمایا بیٹے تمہیں اس کی وجہ معلوم نہیں ہے؟ ہوا یہ کہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں برکت عطا فرمائے، اس لیے یہ بال کبھی سفید نہیں ہوں گے۔ ام العلاء بنت شرتح حضرمیہ انکی والدہ اور علاء بن الحضرمی انکے ماموں تھے، حضرت سائب رضی اللہ عنہ 82ھ میں بقول بعض علماء 90ھ کے بعد دنیا سے تشریف لے گئے

دیکھیے الاصابہ (4/117) اسد الغابہ (2/169) معجم الصحابہ للبغوی (3/188) الاستیعاب (2/576) اور

معجم الصحابہ از ابو نعیم (3/1376)

گلشنِ اعلیٰ حضرت کے مہکتے پھول:

الحمدللہ تعالیٰ بفضلہٖ تعالیٰ یہ گلشن اعلیٰ حضرت کے وہ جید علماء وقراء حضرات ہیں جن کی علمی اور عملی کاوشوں سے یہ رسالہ تحریر کیا جو کہ عقیدت ومحبت کا ایک پھول اور خدمت اسلام کی ادنی سی کوشش ہے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ قرآن وحدیث سے وابسطہ رہنے، شریعت مصطفے ﷺ کے نفاذ کی کوشش اور مسلکِ اعلیٰ حضرت سے پکی سچی وابستگی نصیب فرمائے امین بجاہ النبی الکریم ﷺ۔

عظیم وقدیم روحانی خانقاہ آستانہ عالیہ منڈیالہ شریف ان علماء غلامانِ اعلیٰ حضرت کے شکر گزار ہے جنہوں نے اپنا قیمتی وقت اور اپنا علمی اثاثہ اس رسالے کے نام کیا، بغیر کسی لالچ دنیوی کے مسلک اعلیٰ حضرت کے یہ عظیم مجاھد قرآن وحدیث کے پیغام کو عام کرنے کے لیے اہلسنت وجماعت کے اس عظیم کرواں میں شامل ہوئے۔

استاذ العلماء مناظر اسلام مفتی محمد عارف محمود سیالوی چشتی، صاحبزادہ پیر سید رفاقت حسین شاہ گردیزی،

علامہ مولانا پیر سید طیب وقار حسین شاہ بخاری،

پیر سید قمر سجاد بخاری چشتی، مفتی محمد ثقلین نقشبندی،

مفتی محمد ربنواز امین چشتی سیالوی، مفتی محمد طلحہ چشتی،

مفتی محمد شعبان چشتی، علامہ احمد عطاری، مفتی نوید اختر سلہریا،

علامہ قمر المصطفٰے نقشبندی مانگوی، علامہ نور حیات جلالی،

علامہ شبیر حسین نقشبندی، علامہ غلام یسین سیالوی، علامہ انصر رضا چشتی، قاری علی بہادر مہروی، محمد شفیق بھٹی، محمد شاہ نواز چشتی،

حاجی ندیم مہر، مرزا کامران، مرزا نذیر، حنیف بھٹی، مرزا ندیم بیگ،

محمد وسیم چشتی، محمد جاوید اقبال قادری، محمد مستنصر چشتی،

خصوصی تعاون: محمد حماد باجوہ دبئی والے

اللہ تعالیٰ ان درویش علماء اور دوست احباب کو سلامت رکھے اور ایمان کی سلامتی نصیب فرمائے امین بجاہ النبی الامین ﷺ

جامعہ مسجد عمر بن خطاب ڈوگرانوالی (ضلع سیالکوٹ تحصیل پسرور)

دارالعلوم مہریہ رضویہ فیضِ جلال خدمتُ الاسلام آستانہ عالیہ ڈوگرانوالی
(ضلع سیالکوٹ تحصیل پسرور)

زیر تعمیر ہیں جہاں ریت، سیمنٹ، سریا، بجری، اینٹوں وغیرہ کی
ضرورت ہے

جواحباب اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی رضا کے لئے کار خیر میں حصہ
ڈالنا چاہتے ہیں
وہ ان نمبر پر رابطہ کریں شکریہ

0304-5229553 0346-1504542